پارہ: نمبر 11

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Saba Adil
- Sabahat Farooqi
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علٰی رَسُولِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین امابعد

فَأَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ:11

آج پارہ نمبر 11 کریں گے۔۔

سورۃ توبہ آیت نمبر 94 سے۔۔

سورۃ توبہ

آیت نمبر:94

* تم جب پلٹ کر ان کے پاس واپس پہنچو گے تو یہ طرح طرح کے عذر تراش کر تم سے کہیں گے۔

یہاں پہ اللہ تعالی جو مدینہ کے دولت مند اور استطاعت والے منافقین تھے ان کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آئیں گے تو یہ جو منافق آپ کے ساتھ نہیں گئے تھے یہ طرح طرح کے عذر آپ کے سامنے گھڑیں گے اور مختلف بہانے پیش کریں گے تو آپ نے ان کو کیا جواب دینا ہے یا ان کے ساتھ کیسا رویہ رکھنا ہے۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جب پلٹ کر ان کے پاس واپس پہنچو گے تو یہ طرح طرح کے عذرات پیش کریں گے مگر تم صاف کہہ دینا کہ بہانے نہ کرو ہم تمہاری کسی بات کا ہرگز اعتبار نہیں کریں گے اللہ نے ہم کو تمہارے حالات بتادیے ہیں اب اللہ اور اس کے رسول تمہارے طرز عمل کو دیکھیں گے۔

تو جو اعمال ہیں وہ درست ہونا بہت زیادہ ضروری ہیں صرف باتوں سے کام نہیں چلے گا بلکہ باتوں کی سچائی عمل کے ذریعے سامنے آتی ہے تو اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔

* پھر تم سب اسی اللہ کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو کھلے اور چھپے سب کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتادے گا تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔

آیت نمبر:95

* تمہاری واپسی پر یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض برتو تو بے شک تم ان سے اعراض ہی کرو۔

تو جب بھی کوئی ایسا معاملہ آتا ہے جس میں انسان کا عمل اس کی زبان سے مختلف ہو تین طرح کی رویگی ہیں جو ری ایکشن میں دیے جاسکتے ہیں یا تو ان کی معذرت قبول کرلی جائے یا انہیں سزا دی جائے اور یا انہیں اگنور کیا جائے اعراض بڑھتا جائے۔۔ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پہ اللہ تعالی اعراض برتنے کا حکم دے دیں رہے ہیں کہ سزا تو ان کو اللہ تعالی خود دے لے گا اور ہمارے ساتھ بھی زندگی میں ایسے کئی دفعہ موقع آتے ہیں کہ لوگ جو بات کہتے ہیں عمل اس سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور پھر وہ قسمیں بھی کھانے لگتے ہیں تو اس میں ہمارے لیے بھی سبق ہے کہ ان کو اگنور کرنا چاہیے اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہیے اور اعراض برتنا چاہیے۔

* بیشک تم ان سے اعراض برتو کیونکہ یہ گندگی ہے ناپاکی ہے (جو منافقت ہے یہ ناپاکی کی علامت ہے) اور ان کا اصل ٹھکانہ جہنم ہے جو ان کی کمائی کے بدلے میں انہیں نصیب ہو گا۔

آیت نمبر:96

* یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔

توجو منافق ہو اس کو لوگوں کو راضی کرنے کی بہت فکر ہوتی ہے اس کو اللہ کو راضی کرنے کا خیال نہیں ہوتا لیکن جو مومن ہے وہ ہر معاملے میں اللہ کی رضا دیکھتا ہے۔

ایک ام المومنین کو کسی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے تو وہ ام المومنین نے بہت مختصر سی ان کو نصیحت کی اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا لوگوں کو ناراض کرنے کے بعد حاصل کرتا ہے یعنی بھلے لوگ ناراض ہوتے رہیں وہ اس بات کا خیال نہیں کرتا کہ لوگ ناراض ہیں یا راضی ہیں بلکہ اللہ کی رضا کا خیال کرتا ہے تو لوگوں کی تکلیف کے سلسلے میں اللہ اسے کافی ہو جائے گا۔

اس لیے اللہ کی رضا کا خیال کرنا چاہیے اور لیکن جو شخص لوگوں کی رضا کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ اسے لوگوں کے سپورٹ کر دے گا پھر اس کا ولی و مددگار اللہ نہیں ہے تو مومنین جو ہیں وہ اللہ کی رضا چاہتے ہیں لیکن جو منافقین ہیں وہ دنیا والوں کو خوش کرتے پھرتے ہیں۔

* یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ حالانکہ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ ہرگز ان فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہو گا۔

آیت نمبر:97

* اور یہ دیہاتی لوگ کفر اور نفاق سے زیادہ سخت ہیں۔

اب دیہاتی لوگوں کی بات ہو رہی ہے دیہات کی زندگی ویسے بھی زیادہ رف ٹف ہوتی ہے وہاں پہ لاعلمی بھی زیادہ ہوتی ہے تو ان کا اب کیا معاملہ ہے۔

* یہ دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور ان کے معاملے میں اس عمل امکانات ذیادہ ہیں کہ اس دن کی حدود سے یہ ناواقف ہوں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ حکمت والا اور دانا ہے۔

آیت نمبر:98

* یہ دیہاتی لوگوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اللہ کے راستے میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو اپنے اوپر زبردستی تاوان جرمانہ زبردستی کی چٹی سمجھتے ہیں۔

کیونکہ لاعلم ہیں ناعلم ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالی کی ذات کیسی ذات ہے قیامت کے دن بدلہ کیسے ملے گا کیسا اجر و ثواب ہو گا اس لیے علم حاصل کرنے کے لیے علماء کی محفل ضرور اختیار کرنی چاہیے اس کی وجہ سے عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے جب انسان کے پاس علم آتا ہے تو مزاج میں عاجزی آ جاتی ہے جہالت ختم ہوتی ہے اور عمل کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔

* یہ تمہارے حق میں زمانے کی گردشوں کا انتظار کر رہے ہیں کہ تم کسی چکر میں پھنسو حالانکہ برائی کا چکر خود انہی پر مسلط ہے اللہ سب کو سنتا اور جانتا ہے۔

آیت نمبر:99

* اور ان اعرابیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اب انہی دیہاتیوں میں کچھ جو دوسرے طرز عمل والے ان کا رویہ بیان ہو رہا ہے کہ یہ اللہ اور قیامت پر عقیدہ رکھتے ہیں ایمان رکھتے ہیں۔

* اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس سے اللہ کے ہاں تقرب کا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رحمت کی دعائیں لینے کا ذریعہ بناتے ہیں۔

تو جو مال بھی اللہ کے راستے میں صدقہ کیا جائے اس سے ایک تو اللہ کا تقرب حاصل ہوتا اور دوسرا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں کیونکہ اللہ تعالی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ جب لوگ آپ کو صدقات کریں تو ان کے لیے رحمت کی دعا کیا کریں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ

اے اللہ آل فلاں پر رحمت فرما

یعنی نہ صرف صدقہ دینے والے پر بلکہ اس کی آل اولاد پر بھی رحمت فرماتو جو صدقات ہیں اس سے نسلوں پہ بھی رحمت ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ کے راستے میں اچھا اور پسندیدہ مال نکالنا چاہیے۔ ردی مال سے پرہیز کرنی چاہیے۔

ایک دفعہ ایک گاؤں کے شخص نے جب زکوۃ کے لیے کمزور سا جانور بھیجا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ کمزور سا اونٹنی کا بچہ دیکھا زکوۃ کے لیے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال میں برکت نہیں ڈالنا تو وہ ان شخص تک جب یہ بات پہنچی کہ آپ نے ایسا فرمایا تو وہ ایک بہت ہی خوبصورت اونٹنی لے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں اللہ اور رسول کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی۔

یہ ایسا نہیں تھا کہ آپ ان کسی کے لیے بد دعا کرنے والے تھے لیکن لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے کہ اللہ کے راستے میں اچھا پسندیدہ اور پاکیزہ مال نکالو۔

* اور جو کچھ یہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے ہاں تکرب کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رحمت کی دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں ہاں وہ ضرور ان کے لیے تکرب کا ذریعہ بنے گا اور اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کر دے گا یقیناً اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر:100

* وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہا (یعنی سبقت لے گئے) نیز وہ، وہ جو بعد میں راست بازی ہدایت کے ساتھ ان کے پیچھے آئے۔

ان کی پیروی کی ان لوگوں کو رول ماڈل بنایا جو السّابِقُون الاوّلُون تھے وہ در حقیقت ہم سب کے رول ماڈلز ہیں۔

* اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

تو جو نیکیوں میں سبقت لے جانے والے لوگ ہوتے ہیں ان کی پیروی کرنی چاہیے ان کے پیچھے چلنا چاہیے نہ کہ جو سست اور پیچھے رہ جانے والے ہوں انسان اور کہے کہ اچھا یہ بھی تو ہیں ناں۔۔۔

آیت نمبر:101

* تمہارے آس پاس جو اعرابی رہتے ہیں ان میں بہت سے منافق ہیں اور اسی طرح خود مدینہ کے باشندوں میں بھی منافق موجود ہیں جو نفاق میں طاق ہو چکے ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے کہ ایسے بڑے ڈرامہ باز وہ منافقین تھے۔

* قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے پھر وہ زیادہ بڑی سزا لیے واپس جائیں گے۔

تو سورت توبہ میں کیسے اللہ تعالی ان لوگوں کے دلوں کے نفاق کھول کھول کے بیان کیے جا رہے ہیں۔

آیت نمبر:102

* کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ان کا عمل ملا جلا ہے کچھ نیک کام ہیں اور کچھ دوسرے بعید نہیں کہ اللہ ان پر مہربان ہو جائے۔

تو یہ وہ لوگ ہیں جن سے کبھی غلطی ہو جاتی ہے کبھی گناہ ہو جاتا ہے اور کبھی نیک کام بھی کرتے ہیں ان کو اللہ تعالٰی سے اچھی امید ہے تو اللہ تعالٰی ان پہ ضرور مہربان ہو جائے گا۔

*۔کیونکہ اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر:103

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کے انہیں پاک کر دو۔

صدقہ جو ہے وہ مال کو پاک کرنے والا اور اس سے گناہ بھی دھل جاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی ملتی ہے۔

* اور نیکی کے رستے میں انہیں بڑھاؤ اور ان کے حق میں دعائے رحمت کرو کیونکہ تمہاری دعا ان کے لیے وجہ تسکین ہو گی اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

آیت نمبر:104

* کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے یہ کہ اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:105

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کے رسول اور مومنین سب دیکھیں گے کہ اب تم کیسے عمل کرتے ہو پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے وہ کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ اللہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا اعمال کرتے رہے ہو۔

آیت نمبر:106

* کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے چاہے وہ انہیں سزا دے اور چاہے ان پر مہربان ہو جائے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ حکیم و دانا ہے

آیت نمبر:107

* کچھ اور لوگ ہیں (منافق) جنھوں نے ایک مسجد بنائی (کون سی مسجد کی بات ہے مسجد ضرار) اس غرض کے لیے بنائی کہ دعوتِ حق کو اسلام کو نقصان پہنچائیں اور اللہ کی بندگی کرنے کی بجائے کفر کریں۔

ایسی مسجد بنائی کہ جس سے ان کی نیت کیا تھی اسلام کو نقصان پہنچے تبلیغ کا کام رک جائے بد نیتی کے ساتھ بنائی۔۔یہ کیا چاہتے تھے؟

* کہ اہل ایمان میں پھوٹ ڈلے اور اس بظاہر عبادت گاہ کو اس شخص کے لیے کمین گاہ بنائے چھپنے کی جگہ بنائے جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بر سرِ پیکار ہو چکا ہے۔

یہاں پہ اشارہ ہے ایک راہب تھا ابو عامر وہ بہت زیادہ عبادت گزار تھا لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد آپ سے حسد کرنے لگا اور آپ کے خلاف بہت زیادہ پروپیگنڈا کرنے لگا یہ مشرکین مکہ کی طرف بھی گیا کہ آپ کا کام کیسے روکا جائے اور روم کی جانب بھی اس نے سفر کیا اسی مقصد کے لیے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگرمیوں کو روکا جائے تو یہ اس کے پراپیگنڈے اور جو اس کی پلاننگ ہوتی تھی ان سب کو سپورٹ کرنے

کے لیے یہ منافقین نے مسجد بنائی تھی اور پھر انہوں نے یہاں پہ جب یہ مسجد بنائی تو یہاں پہ یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ آپ افتتاح کریں تاکہ لوگوں کو ایک یقین ہو جائے کہ ایک اچھی مسجد ہے لیکن اللہ تعالی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ ان منافقین کا نفاق کھول دیا اور آپ کو منع فرمایا کہ آپ نے اس مسجد میں نہیں جانا۔

* جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بر سرِ پیکار ہو چکا تھا وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بھلائی کے سوا اور دوسری کسی چیز کا نہیں تھا(جھوٹی قسمیں کھانا تو منافقین کی نشانی ہے) مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔

آیت نمبر:108

* تم ہر گز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا اور جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ کی بنیاد پر قائم کی گئی تھی(اب مسجد قبا کی بات ہے) وہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں عبادت کے لیے کھڑے ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔

تو یہ وادئ قبا جو ہے اس سے اللہ تعالی کی خصوصی محبت تھی پاکیزگی کی وجہ سے۔۔۔ جب ان کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیسے پاکیزگی اختیار کرتے ہیں تو رفع حاجت کے بعد مٹی کے ڈھیلوں کے بعد یہ پانی سے بھی وضو کیا کرتے تھے استنجا کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے اللہ تعالی کو یہ بہت محبوب لوگ تھے پاکیزگی اختیار کرنے کی وجہ سے۔ پھر یہی جو مسجدِ قبا ہے اس کی اتنی زیادہ فضیلت ہے کہ اس میں اگر کوئی شخص دو نفل پڑھے تو اس کے لیے ایک عمرے کے برابر ثواب ہے اللہ تعالٰی کو صفائی بہت زیادہ پسند ہے۔

ایسے ہی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ

* جو شخص وضو کر کے سوتا ہے تو پوری رات ایک فرشتہ اس کے لیے دعائے رحمت اور دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان_مفہوم حدیث:1048)

آیت نمبر:109

* پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ بہتر انسان وہ ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف پر اور اللہ کی رضا طلب کرنے پر رکھی ہو یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے گھڑے کے کنارے کھڑی کی ہو (یہاں پھر مسجد ضرار کی طرف اشارہ ہے) اور وہ اسے لے کر سیدھا جہنم میں جا گرے ایسے ظالم لوگوں کو اللہ کبھی سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔

تو چاہے عمارت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو دیکھا یہ جائے گا کہ کس نیت سے بنائی گئی ہے۔

آیت نمبر:110

* یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں بے یقینی کی جڑ بنی رہے گی جس کے نکلنے کی اب کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ ان کے دل ہی پارہ پارہ ہو جائیں اللہ نہایت باخبر اور حکمت والا اور دانا ہے۔

آیت نمبر:111

* حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں وہ اللہ کے راستے میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں ان سے جنت کا وعدہ اللہ کے ذمے ہے یہ ایک پختہ وعدہ ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہو پس اے مومنو خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کر رکھا ہے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

تو اللہ سے کس چیز کا سودا مومنین نے کر رکھا ہے ؟؟؟

کہ اپنے جان و مال دیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت دیں گے۔

اور سودا کس کے ساتھ ہو رہا ہے ؟؟

سودا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ خریدار اللہ تعالیٰ ہے۔ معاوضہ جنت ہے۔ معاہدہ اللہ کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہو رہا ہے اور یہ معاہدہ انتہائی قیمتی کتابوں میں لکھا ہوا ہے تورات انجیل قرآن پاک۔۔

تو کیا اس سے بڑھ کے بھی کوئی اعلیٰ سودا ہو گا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* سن لو بے شک اللہ کا سودا بڑا مہنگا ہے بے شک اللہ کا سودا جنت ہے۔

یہی سب سے بڑی کامیابی ہے اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے۔۔۔اب ان لوگوں کی خصوصیات بیان ہو رہی ہیں جو یہ سودا کرتے ہیں۔

آیت نمبر:112

* اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے اس کی بندگی بجالانے والے (فرائض کے ساتھ نوافل کا اہتمام بھی کرنے والے اللہ کی عبادت کرنے والے) اس کی تعریف کرنے والے حمد و ثنا بیان کرنے والے اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے نیکی کے کاموں کے لیے گھروں سے نکلنے والے یہ وہ لوگ ہیں جنت والے اللہ کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔

ان کی شان ہے کہ وہ مومن یہ اللہ سے خرید و فروخت کا معاملہ طے کرتے ہیں یہ اللہ کی حدود کی حفاظت کرتے ہیں یہ اللہ کے آگے بکے ہوئے ہیں اللہ کے سامنے ان کی کوئی مرضی نہیں چلتی۔ حرام اور حلال کو خود سے نہیں طے کرتے بلکہ جس چیز کو اللہ نے حرام کہہ دیا وہ ان کے لیے حرام ہے جس چیز کو اللہ نے حلال کہہ دیا وہ ان کے لیے حلال ہے اور یہ لوگ شک والی چیزوں سے بچتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کیا حکم دے رہے ہیں کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

* ان مومنوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ (جنت کے بلند درجوں کی خوشخبری۔۔۔)

آیت نمبر:113

* نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ بات زیبہ نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔

آیت نمبر:114

* ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے جو دعائیں مغفرت کی تھی وہ تو اس وعدے کی وجہ سے کی تھی جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا مگر جب ابراہیم پر یہ بات کھل گئی کہ اس کا باپ خدا کا دشمن ہے تو وہ اپنے باپ سے بیزار ہو گیا حق یہ ہے کہ ابراہیم بہت ہی نرم مزاج اور خدا ترس انسان تھا۔

اللہ تعالی اب یہاں پہ ابراہیم علیہ السلام کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ ویسے بھی اللہ تعالی کی ابراہیم علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت ہے اور اللہ تعالی نے ان کو اپنا دوست فرمایا ہے۔

آیت نمبر:115

* اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ لوگوں کو ہدایت دینے کے بعد پھر گمراہی میں مبتلا کرے جب تک کہ انہیں صاف صاف بتانہ دے کہ انہیں کن چیزوں سے بچنا چاہیے در حقیقت اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

آیت نمبر:116

* اور یہ بھی واقعہ ہے کہ اللہ ہی کے قبضے میں آسمان وزمین کی سلطنت ہے اُسی کے اختیار میں زندگی اور موت ہے اور تمہارا کوئی حامی و مددگار ایسا نہیں جو تمہیں اس سے بچاسکے۔

آیت نمبر:117

* اللہ نے معاف کر دیا نبی کو اور ان مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے بڑی تنگی کے وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اگرچہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو چکے تھے۔

کچھ لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو چکے تھے اور یہ ایک قدرتی بات ہے غزوہ تبوک بہت زیادہ مشکل تھا اسباب کی کمی تھی حالات سخت تھے تو ایسے میں دل کا تنگ ہونا ایک نیچرل سی بات ہے لیکن پھر ان سب لوگوں نے تنگی کے باوجود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور ویسے بھی امن سکون ہو وسائل کی بہتات ہو تو اس میں تو سب ہی لوگ ساتھ دے جاتے ہیں لیکن اصل امتحان تو تنگی میں ہوتا ہے کہ جب انسان کا اپنا ہاتھ بھی تنگ ہو پھر بھی وہ دوسروں کی مدد کرے۔

* مگر جب ان لوگوں نے نبی کا ساتھ دیا تو اللہ نے انہیں معاف کر دیا بے شک اس کا معاملہ اپنے بندوں کے ساتھ بہت ہی شفقت اور مہربانی کا ہے۔

آیت نمبر:118

* اور ان تینوں مومنین کو بھی اللہ نے معاف کر دیا جن کے معاملے کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔

یہ تین کون لوگ تھے؟ یہ سچے مومنین تھے انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی جھوٹے عذر نہیں گھڑے یہ غزوہ تبوک میں سستی کی وجہ سے نہیں جاسکے تھے یا کسی نہ کسی وجہ سے لیکن انہوں نے جھوٹے عذر نہیں بیان کیے تو اس کے بعد اللہ تعالی نے ان کے لیے کیا حکم دیا کہ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے پہلے ان کا چالیس دنوں تک سوشل بائیکاٹ کیا گیا کوئی بھی ان سے بات نہیں کرتا تھا اور اس کے بعد پھر دس دن مزید اس کے بڑھائے گی چالیس دنوں کے بعد تو ان کی بیویوں کے لیے بھی حکم ہو گیا کہ ان سے الگ ہو جائیں اور پھر ان کی بیویاں میکے چلی گئیں تو یہ بہت ہی سخت وقت تھا کہ اگر ہم سوچیں کہ چالیس دن اور پچاس دنوں تک کوئی کسی سے بات نہ کرے اس سلسلے میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا واقعہ بہت تفصیل سے بیان کیا جو حدیث کی کتابوں میں آتا ہے پھر جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو اس کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ آپ کو مبارک ہو تو یہ دن آپ کی زندگی کا سب سے بہترین یہ دن ہے کہ جس دن آپ کی توبہ قبول ہوئی ہے۔

* اللہ نے ان تینوں کو معاف کر دیا جن کے معاملے کو ملتوی کر دیا گیا تھا جب زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی اپنی جانیں بھی ان پر بوجھل ہونے لگیں اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ خود اللہ ہی کے دامنِ رحمت کے سوا نہیں ہے تو اللہ اپنی مہربانی سے ان کی طرف پلٹا تاکہ وہ اس کی طرف پلٹ آئیں یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا رحیم ہے۔

آیت نمبر:119

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔

آیت نمبر:120

* مدینہ کے باشندوں اور آس پاس کے اعرابیوں کو یہ بات ہرگز زیبہ نہیں کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر گھر بیٹھے رہتے اور اس کی طرف سے بے پرواہ ہو کر اپنی جانوں کی فکر کرتے اس لیے کہ ایسا کبھی نہ ہو گا کہ اللہ کے رستے میں بھوک پیاس اور جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف وہ برداشت کریں اور منکرین حق کو جو راستہ ناگوار ہو اس پر وہ کوئی

قدم اٹھائیں اور کسی دشمن سے دشمنی کا کوئی انتقام وہ لیں اور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک نیک عمل نہ لکھا جائے۔

بلکہ ہر قدم پہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جتنی تھکاوٹ زیادہ ہو گی جتنی مشکل زیادہ ہو گی اتنا ہی اجر و ثواب بھی زیادہ ہو گا۔

* یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق مارا نہیں جاتا۔

آیت نمبر:121

* اسی طرح یہ بھی کبھی نہیں ہو گا کہ راہ خدا میں تھوڑا یا بہت کوئی خرچ وہ اٹھائیں یا کوئی وادی وہ پار کریں (جہاد کی نیت سے) وہ ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے تا کہ اللہ ان کے اس اچھے کارنامے کا صلہ انہیں عطا کرے۔

تو اللہ تعالی تو ہر چھوٹی بڑی نیکی کا بدلہ ضرور دیتے ہیں۔ اسی طرح حج کے بارے میں بھی آتا ہے کہ اس کا جو بدلہ ہے وہ اس کی تھکن اور خرچے کے مطابق ہے جتنی تھکن زیادہ ہو گی اور جتنا خرچ زیادہ ہو گا اتنا اجر و ثواب ہو گا اور باقی نیکیوں کے معاملے میں بھی ایسے ہی ہے اور پھر نیکی کی نیت ضرور کر لینی چاہیے جیسی نیت کریں گے ایک اس کا ثواب تو پہلے ہی لکھ لیا جائے گا۔

جیسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی شخص تہجد کی نیت کر کے سوتا ہے لیکن جاگ نہ سکے تو پھر بھی اس کو تہجد کا ثواب مل جائے گا اور اس کے لیے وہ نیند صدقہ بن جائے گی۔

آیت نمبر122

* اور یہ کچھ ضروری نہیں تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے جہاد کے لیے۔

لیکن غزوہ تبوک میں سب کو نکلنے کا حکم تھا لیکن عام جو جنگ ہوتی ہے اس میں سب کو نکلنے کا حکم نہیں ہوتا۔

* مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصے ہر علاقے ہر قصبے سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے۔

دین کی تبلیغ کرتے ہیں دین کا کام پھیلاتے ہیں تو دین کا کام معاشرے کو سدھارنے کے لیے بہت ضروری ہے اور اسی وجہ سے ہمارے مذہب میں علماء کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تم میں سے کسی عام شخص پر فضیلت حاصل ہے۔

(حسن لغیرہ_راوی: امام ترمذی)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عالم کے لیے زمین اور آسمان کی ہر شے دعائے مغفرت کر رہی ہوتی ہے حتیٰ کہ بلوں کے اندر موجود چونٹیاں اور سمندر میں موجود مچھلیاں تک اس کے لیے دعائے مغفرت کر رہی ہوتی ہیں۔

(حسن لغیرہ_راوی: امام ترمذی)

* دین کی سمجھ پیدا کرتے ہوئے واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کرتے۔

آیت نمبر:123

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو جنگ کرو ان کافروں سے جو تم سے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو اللہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر:124

* جب کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض لوگ مذاق کے طور پر تم سے پوچھتے ہیں کہ کہو تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔

حالانکہ قرآن پاک کی ہر آیت ہر سورت مومنین کے ایمان میں تو اضافہ ہی کرتی ہے منافق کا نفاق البتہ بڑھ جاتا ہے۔

* اس کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے ایمان میں تو ہر سورت ہی اضافہ کر رہی ہے اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں۔

آیت نمبر:125

* البتہ جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا روگ بیٹھ چکا ہے ان کی سابقہ نجاست پر ہر نئی سورت میں ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا (نفاق کا اضافہ) اور وہ مرتے دم تک کفر ہی میں مبتلا رہیں گے۔

آیت نمبر:126

* کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک مرتبہ دو مرتبہ یہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں مگر اس پر بھی یہ توبہ نہیں کرتے نہ ہی یہ کوئی سبق حاصل کرتے ہیں۔

آیت نمبر:127

* اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ آنکھوں ہی انکھوں میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں کہ کہیں کوئی مسلمان دیکھ تو نہیں رہا پھر چپکے سے وہاں سے نکل بھاگتے ہیں اللہ نے ان کے دل پھیر دیے (راہ حق سے اللہ نے ان کے دل پھیر دیے) کیونکہ یہ نہ سمجھ لوگ ہیں۔

یہ تو مجلسوں میں ہوں تب بھی ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اگر یہ مجلسوں میں نہ بھی ہو تب بھی یہ غیر حاضر غائب دماغ اور خالی دل ہیں۔

آیت نمبر:128

* دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے تمہارا نقصان میں پڑنا اس کو بہت بھاری گزرتا ہے (لیڈر کی سب سے عمدہ کوالٹی کے وہ سب کے لیے خیر خواہ ہوتا ہے) تمہاری فلاح کا حریص ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرص تھی کہ سب لوگ آگ سے بچ جائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری مثال ایک شخص کے جیسی ہے جس نے آگ روشن کی اور جب اس کی روشنی ہر طرف پھیل گئی پھر اس آگ پر کیڑے اور پروانے آ آکر گرنے لگے اور وہ بندہ لگے انہیں بچانے اور آگ سے دور کرنے لیکن وہ پروانے قابو میں ہی نہیں آتے اسی طرح میں تم لوگوں کو کمروں سے پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں اور تم ہو کے اس میں گرتے چلے جاتے ہو۔

(صحیح حدیث_ راوی: امام مسلم)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام لوگوں کے لیے بہت زیادہ حریص تھے کہ ان کو ہدایت حاصل ہو۔

* یہ ایمان لانے والوں کے لیے شفیق اور رحیم ہے۔

آیت نمبر:129

* اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو کہ میرے لیے تو بس اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

لاَ اِلٰهَ اِلاّٰ هُو عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُ لْعَرْشِ العَظِيْم

بہت ہی خوبصورت کلمہ ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اس کلمے کو صبح اور شام سات دفعہ پڑھا تو اللہ اسے اس کی پریشانیوں میں کفایت کر جائے گا۔

(سنن ابی داؤد_ 5081)

تو پریشانی میں اور ویسے بھی عام روٹین میں بھی اس کلمے کو صبح و شام سات سات دفعہ ضرور پڑھنا چاہیے۔

سورۃ توبہ مکمل ہوئی

سورہ یونس

تعارف:

اب سورہ یونس ہے۔ سورہ یونس مکی سورت ہے اور اس کا مرکزی مضمون توحید ہے۔ یہ پہلی سورت جو پیغمبر علیہ السلام کے نام پہ آ رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:1

* المر۔۔۔ یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت سے بھری ہوئی ہے۔

آیت نمبر:2

* کیا لوگوں کے لیے یہ بات عجیب ہو گئی کہ ہم نے خود انہی میں سے ایک آدمی کو اشارہ کیا کہ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو چوکنا کرے اور جو مان لیں ان کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچی عزت اور سرفرازی ہے کیا یہی وہ بات ہے جس پر کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو کھلم کھلا جادو لے کر آیا ہے۔

آیت نمبر:3

* حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب وہی خدا ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر تختِ حکومت پر جلوہ گر ہوا اور کائنات کا انتظام چلا رہا ہے کوئی شفاعت سفارش کرنے والا نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کی اجازت کے بعد سفارش کرے۔

تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی سفارش نہیں چلے گی مگر اسی کی جس کو اللہ تعالیٰ خود اجازت دیں گے۔

* یہی اللہ تمہارا رب ہے لہذا تم اسی کی عبادت کرو کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے۔

کہ تم کو کس کی بندگی کرنی ہے۔۔۔ جو کائنات کا نظام چلا رہا ہے جو کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ جو خالق ہے جو رازق ہے۔

کیا اس کے سوا کسی اور کی بھی عبادت کی جا سکتی ہے ؟؟؟

آیت نمبر:4

* اسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے بے شک پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ان کو پورے انصاف کے ساتھ جزا دے (تو قیامت کا دن کس لیے؟ تاکہ سب کو بدلہ دیا جا سکے) اور جنہوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا وہ کھولتا ہوا پانی پیئیں اور دردناک سزا بھگتیں اس انکار کی پاداش میں جو وہ حق سے کرتے رہے ہیں۔

آیت نمبر:5

* وہی اللہ ہے جس نے سورج کو اجالا بنایا اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے گھٹنے بڑھنے کی منزلیں ٹھیک ٹھیک مقرر کر دیں تاکہ تم اس سے سالوں اور تاریخوں کے حساب معلوم کرو اللہ نے یہ سب کچھ کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا بلکہ یہ سب بامقصد ہے وہ اپنی نشانیوں کو کھول کھول کر پیش کر رہا ہے ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

تو علم والوں کی سمجھ میں یہ سب باتیں آئیں گی۔

آیت نمبر:6

* یقیناً رات اور دن کے الٹ پھیر میں (آگے پیچھے آنے جانے میں) اور ہر اس چیز میں جو اللہ نے زمین اور آسمان میں پیدا کی ہیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو آگ سے بچنا چاہتے ہیں۔

آیت نمبر:7

* حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی و مطمئن ہو گئے ہیں (وہ پھر اسی دنیا کو خوبصورت بنانے کے چکر میں رہتے ہیں) اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

دنیا کے پیچھے پڑے ہیں۔۔۔۔

آیت نمبر:8

* ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہو گا ان برائیوں کی پاداش میں جن کا اکتساب وہ اس غلط عقیدے کی وجہ سے کرتے رہے ہیں۔

تو جس کا مقصد جس کا حرص دنیا ہو اللہ تعالیٰ پھر اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا کو ہی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور اس کے اوپر فقر و محتاجی طاری ہو جاتی ہے۔ وہ دنیا کے بکھیڑوں میں ہی پڑا رہتا ہے اور دنیا میں ہی تھکتا رہتا ہے۔

ایک حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ

* جس شخص کا حرص آخرت ہو اس کا ہدف آخرت ہو وہ اللہ کی رضا چاہتا ہو وہ اسی کے لیے تھکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غناء پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے معاملات کو یکجا کر دیتے ہیں ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں اور دنیا پھر خود بخود چل کے اس کے سامنے آجاتی ہے۔

(سنن ترمذی_2465)

تو ہم سب کا مرکز آخرت ہونی چاہیے۔

آیت نمبر:9

* اور بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے سیدھی راہ چلائے گا اور نعمتوں بھری جنت میں جہاں نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں پہ ان کو داخل کر دے گا۔

تو ایمان کے ساتھ جو اعمال ہیں جب یہ دونوں چیزیں ہوں گی تو دنیا میں بھی عزت ہے اور آخرت میں بھی عزت ہے۔ ایمان کے ساتھ جو شخص قیامت کے دن اٹھے گا تو اس کے جو نیک اعمال ہوں گے وہ اس کے سامنے ایک بہت اچھی شکل میں اور خوشبو میں بدل کے آئیں گے اور وہ اعمال اس کو جنت کی خوشخبری دیں گے اور اس کے لیے روشنی بن جائیں گے یہاں تک کہ اس کو جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔ کوئی شخص ان سے پوچھے گا کہ آپ کون ہو تو وہ کہیں گے ہم تمہارے نیک اعمال ہیں اسی طرح جب پل صراط سے گزرنا ہو گا تو وہاں پہ بھی ہر انسان کے ساتھ صرف اس کے اعمال کی روشنی ہو گی اور کوئی وہاں پہ روشنی نہیں ہو گی تو قیامت کے دن جو اعمال ہیں وہ اصل میں نور بنیں گے۔ پھر انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا وہاں پہ ان جنتیوں کی کیا صدا ہو گی۔۔۔۔

آیت نمبر:10

* اے اللہ پاک ہے تُو۔

اَلحَمدُلِلہ رَبِ العَالَمِین۔۔ یہ صدا ہوگی جنتیوں کی تو یہی پکار ہمیں پھر دنیا میں بھی پکارنی چاہیے یہی کلمہ دنیا میں بھی بہت زیادہ پڑھنا چاہیے۔

* ان کی دعا یہ ہوگی (سَلٰم) سلامتی ہو اور ان کی ہر بات کا اختتام اس پر ہوگا یہ ساری تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ الحمدللہ رب العالمین

آیت نمبر:11

* اگر اللہ لوگوں کے ساتھ برا معاملہ کرنے میں بھی اتنی ہی جلدی کرتا جتنی وہ دنیا کی بھلائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی مہلتِ عمل کبھی کی ختم کر دی ہوتی مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں اس لیے ہم ان لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں بھٹکنے کے لیے چھوٹ دے دیتے ہیں۔

آیت نمبر:12

* انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس پر کوئی سخت وقت آتا ہے۔

کوئی بیماری کوئی مالی مسئلہ کوئی تکلیف آجاتی ہے تو وہ کیا کرتا ہے۔

* تو کھڑے بیٹھے لیٹے ہم کو پکارتا ہے مگر جب ہم اس کی مصیبت ٹال دیتے ہیں تو ایسا چل نکلتا ہے کہ گویا اس نے کبھی اپنے کسی برے وقت میں ہم کو پکارا ہی نہیں تھا۔

ایسا مطلبی ہوتا ہے لیکن جو اللہ کے بندے ہیں وہ ہر وقت ہر حال میں اللہ ہی کو یاد رکھتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھو تو وہ تکلیف میں تمہیں یاد رکھے گا۔

* اس طرح حد سے گزر جانے والوں کے لیے ان کے کرتوت خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔

آیت نمبر:13

* لوگوں تم سے پہلے کی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کی روش اختیار کی اور ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی واضح نشانیاں لے کر آئے مگر انہوں نے ایمان لا کر ہی نہ دیا اس طرح ہم مجرموں کو ان کے جرائم کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔

آیت نمبر:14

* اب ان کے بعد ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی ان کا جانشین بنایا تا کہ ہم دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو۔

آیت نمبر:۔15

* جب انہیں ہماری صاف صاف باتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھنے کہتے ہیں اس کی بجائے کوئی اور قرآن لے آؤ۔

اس قرآن میں تو بہت مشکل باتیں ہیں اس کی بجائے کوئی اور قرآن لے آؤ۔

* یا اس میں تبدیلی کر دو۔

تو قرآن کو اپنی عقل اپنی خواہش کے مطابق تبدیل کرنا چاہتے ہیں جیسے پہلے اللہ کی دوسری کتابوں کے ساتھ وہ معاملہ کرتے رہے ہیں۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے میرا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اس میں کوئی تبدیلی کروں میں تو بس اس وحی کا پیروکار ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

آیت نمبر:16

* اور کہو اگر اللہ کی مشیت یہی ہوتی کہ میں یہ قرآن تمھیں کبھی نہ سناتا اور اللہ تمہیں اس کی خبر تک نہ ہونے دیتا آخر اس سے پہلے بھی میں ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں۔

40 سال کی عمر تمہارے درمیان گزاری ہے کبھی قرآن پاک کا کوئی ایسی بات نہیں پڑھ کر سنائی۔

* کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

آیت نمبر:17

* پھر اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو ایک جھوٹی بات گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے یا اللہ کی واقعی آیات کو جھوٹا قرار دے یقیناً مجرم کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔

آیت نمبر:18

* یہ لوگ اللہ کے سوا جن کی عبادت کر رہے ہیں۔

مکہ والوں کی بات ہو رہی ہے جو بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔

* جو ان کو نہ نقصان پہنچاسکتے ہیں اور نہ فائدہ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں پاک ہے وہ بلند و بالا ہے اور شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:19

* ابتداً سب انسان ایک ہی امت تھے بعد میں انہوں نے مختلف عقیدے اور مسلک بنا لیے اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات طے نہ کر لی گئی ہوتی تو جس چیز میں وہ باہم اختلاف کر رہے ہیں تو اس کا فیصلہ کر دیا ہوتا۔

آیت نمبر:20

* اور یہ جو وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی (کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوا) تو ان سے کہہ دیجیے غیب کا مالک و مختار تو اللہ ہی ہے اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

تو اپنی فرمائشوں کے پورا ہونے کے لیے انتظار کرو۔

آیت نمبر:21

* لوگوں کا حال یہ ہے کہ مصیبت کے بعد جب ہم ان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو فوراً ہی ہماری نشانیوں کی معاملے میں چال بازیاں شروع کر دیتے ہیں ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے اس کے فرشتے تمہاری سب مکاریوں کو لکھ رہے ہیں۔

آیت نمبر:22

* وہ اللہ ہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے چنانچہ جب تم کشتیوں میں سوار ہو کر ہواؤں کے رخ پر خوشی خوشی سفر کر رہے ہوتے ہو پھر یکایک مخالف ہوا آتی ہے اور طوفان آجاتا ہے اور موجیں مخالف سمت چل پڑتی ہیں اور مسافر سمجھ جاتے ہیں کہ وہ طوفان میں گھر گئے اس وقت سب اپنے دین کو اللہ ہی کے لیے خالص کر لیتے ہیں اور اللہ سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔

تو جب سارے سہارے ٹوٹ جاتے ہیں پھر اللہ ہی کی صرف یاد آتی ہے پھر واحد اللہ کو پکار رہے ہوتے ہیں پھر کیا کہتے ہیں؟؟

* اگر تو نے ہم سے اس بلا کو ٹال دیا تو ہم تیرے شکر گزار بندے بنیں گے۔

آیت نمبر:23

* مگر جب اللہ ان کو بچا لیتا ہے تو وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں لوگوں تمہاری یہ بغاوت الٹی تمہارے ہی خلاف پڑ رہی ہے دنیا کے چند روزہ مزے ہیں پھر تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے اس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔

آیت نمبر:24

* دنیا کی یہ زندگی جس کے نشے میں تم مست ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں خوب گھنی ہو گئی پھر عین اس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری تھیں اور ان کے مالک سمجھ رہے تھے کہ اب ہم ان سے فائدہ اٹھانے پر قادر ہے یکایک رات کو یا دن کو ہمارا حکم آگیا اور ہم نے اسے ایسا غارت کر کے رکھ دیا کہ گویا وہاں کبھی کچھ تھا ہی نہیں (سب کچھ برباد ہو گیا اللہ کے ایک حکم سے) اس طرح ہم نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو سوچنے اور سمجھنے والے ہیں۔

آیت نمبر:25

* تم اس ناپائیدار زندگی کے دھوکے میں مبتلا ہو اور اللہ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

آیت نمبر:26

* جن لوگوں نے بھلائی کا راستہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہے۔

یعنی جنت ہے اور مزید فضل یعنی اللہ کی رضا اللہ کا دیدار۔۔ اللہ کی رضا جنتوں کی نعمتوں سے بھی بڑھ کے ہو گی ہر نعمت سے بڑھ کے اللہ کی رضا ہو گی اور جب اللہ تعالی اپنا جنتیوں کو دیدار کروائیں گے تو جنتی باقی سب نعمتیں بھول جائیں گے۔

* ان کے لیے بھلائی ہے اور مزید فضل ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت نہیں چھائے گی وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:27

* اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں ان کی برائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے ذلت ان پر مسلط ہو گی کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہو گا ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہو گی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوں وہ دوزخ کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:28

* جس روز ہم ان سب کو ایک ساتھ اکٹھا کریں گے پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے ٹھہر جاؤ اپنی جگہ پر اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی پھر ہم ان کے درمیان سے اجنبیت کا پردہ ہٹا دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔

آیت نمبر:29

* ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے ہم تمہاری اس عبادت سے بالکل بے خبر ہیں۔

آیت نمبر:30

* اس وقت ہر شخص اپنے کیے کا مزہ چکھ لے گا سب اپنے حقیقی مالک کی طرف پھیر دیے جائیں گے اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے گم ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:31

* ان سے پوچھو کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں۔(اب اللہ تعالی اپنی نعمتیں گنوا رہے ہیں) کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے کون اس نظام کی تدبیر کر رہا ہے وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ کہو پھر تم حقیقت کے خلاف چلنے سے پرہیز کیوں نہیں کرتے۔

آیت نمبر:32

* تب تو تمہارا رب اللہ ہی ہے پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا باقی رہ گیا پھر تم کدھر چلتے پھرتے رہتے ہو۔

آیت نمبر:33

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اس طرح نافرمانی اختیار کرنے والوں پر تمہارے رب کی بات ثابت ہو چکی کہ وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

آیت نمبر:34

* ان سے پوچھو تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہو پھر اس کا ایادہ بھی کرے کہو وہ صرف اللہ ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہے اور اس کا ایادہ بھی پھر یہ کس الٹی راہ پر چلائے جارہے ہیں۔

آیت نمبر:35

* ان سے پوچھو تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو کہو وہ تو صرف اللہ ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے پھر بھلا بتاؤ جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے

کہ اس کی عبادت کی جائے یا وہ جو خود راہ پاتا ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کی رہنمائی کی جائے آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے الٹے فیصلے کرتے ہو۔

آیت نمبر:36

* حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ محض قیاس اور گمان کے پیچھے چلے جارہے ہیں حالانکہ گمان کچھ بھی ضرورت کو پورا نہیں کرتا جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ ان سب کو خوب جانتا ہے۔

آیت نمبر:37

* اور یہ قرآن وہ چیز نہیں ہے (اب توحید کے دلائل کے بعد قرآن کی تصدیق کی بات کی جارہی ہے) اور یہ قرآن وہ چیز نہیں ہے جو اللہ کی وحی اور تعلیم کے بغیر تصنیف کر لیا جائے بلکہ یہ تو جو کچھ پہلے آچکا اس کی تصدیق اور کتاب کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

آیت نمبر:38

* کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود لکھ لیا ہے کہو اگر تم اپنے پاس الزام میں سچے ہو تو اس کی جیسی ایک سورۃ ہی بنالاؤ اور ایک خدا کو چھوڑ کر جس جس کو بلا سکتے ہو مدد کے لیے بلالو۔

آیت نمبر:39

* اصل یہ ہے کے جو چیز ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئی اور جس کا مطلب اور تاویل بھی ان کے سامنے نہیں آیا اس کو انہوں نے خود جھٹلا دیا اسی طرح تو ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا پھر دیکھ لو ظالموں کا کیا انجام ہوا۔

آیت نمبر:40

* ان میں سے کچھ لوگ ایمان لائیں گے اور کچھ نہیں لائیں گے اور تیرا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

آیت نمبر:41

* اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دے کہ میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لیے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بری ہوں۔

آیت نمبر:42

* ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو آپ ﷺ کی باتیں سنتے ہیں تو کیا آپ ﷺ بہروں کو سنوادیں گے چاہے وہ کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں۔

توجو انسان بات سن کے عمل نہیں کرتا وہ بہروں جیسا ہے سننے کے بعد عمل کرنالازم ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو صرف سنتے جاتے ہیں اور عمل نہیں کرتے عمل نہیں بدلتے۔

آیت نمبر:43

* ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو راہ دکھائے گا۔

آیت نمبر:44

* حقیقت یہ ہے کے اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

آیت نمبر:45

* جس روز اللہ ان کو جمع کرے گا تو یہی دنیا کی زندگی انہیں ایسے محسوس ہو گی کہ جیسے ایک گھڑی بھر آپس میں جان پہچان کر کے آئے ہوں (وہاں پہ یہ دنیا کی زندگی اتنی چھوٹی معلوم ہو گی) فی الواقع سخت گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کو اور اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہر گز وہ سیدھے راستے پر نہ تھے۔

آیت نمبر:46

* ہم انہیں ڈرارہے ہیں ان کا کوئی حصہ ہم تیرے جیتے جی دکھادیں یا اس سے پہلے ہی تجھے اٹھالیں بہر حال انہیں آنا ہماری ہی طرف ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے۔

آیت نمبر:47

* ہر امت کے لیے ایک رسول ہے پھر جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آجاتا ہے تو اس کا فیصلہ پورے انصاف کے ساتھ کر دیا جاتا ہے اور اس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جاتا۔

آیت نمبر:48

* یہ آپ ﷺ سے کہتے ہیں اگر تمہاری یہ دھمکی سچی ہے تو آخر یہ کب پوری ہو گی۔

آیت نمبر:49

* کہو میرے اختیار میں خود اپنا نفع و نقصان بھی نہیں سب کچھ اللہ کی مشیت پر ہے ہر امت کے لیے مہلت کی ایک مدت ہے اور جب یہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو گھڑی بھر تاخیر نہیں کی جاتی۔

آیت نمبر:50

* ان سے کہو کبھی تم نے یہ بھی سوچا کے اگر اللہ کا عذاب اچانک رات یا دن کو آجائے تو تم کیا کرو گے آخر یہ کون سی ایسی چیز ہے جس کے لیے مجرم جلدی مچا رہے ہیں۔

آیت نمبر:51

* کیا جب وہ تمھارے اوپر آپڑے اس وقت تم اسے مانو گے۔

اب بچنا چاہتے ہو اسی کے لیے تو جلدی مچا رہے تھے۔

* حالانکہ تم خود اس کے جلدی آنے کا تقاضا کر رہے تھے۔

آیت نمبر:52

* پھر ظالموں سے کہا جائے گا اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو جو کچھ تم کماتے رہے اور اس کی پاداش کے سوا اور کیا بدلہ تم کو دیا جا سکتا ہے۔

آیت نمبر:53

* پھر پوچھتے ہیں کیا واقعی یہ سچ ہے جو تم کہہ رہے ہو (قیامت کے معاملے میں اتنے شدید شکوک کا شکار ہیں) کہو میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے اور تم اتنا بل بوتا نہیں رکھتے کے اسے ظہور میں آنے سے روک سکو۔

آیت نمبر:54

* اگر ہر شخص کے پاس جس نے ظلم کیا ہو روئے زمین کی دولت ہو تو اس عذاب سے بچنے کے لیے وہ اسے فدیہ میں دینے پر امادہ ہو جب یہ لوگ اس عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے مگر ان کے درمیان پورے انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

آیت نمبر:55

* سن لو آسمان وزمینوں میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے سن لو اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:56

* وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے۔

آیت نمبر:57

* لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی (یہ قرآن نصیحت ہے) یہ وہ چیز ہے جو دلوں کی امراض کی شفا ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

یہ سکون دیتا ہے گھٹن تنگی وسوسے ہر چیز کا علاج یہ کرتا ہے عام بیماریوں کا بھی علاج یہی قرآن کرتا ہے خصوصاً جو سورۃ الفاتحہ ہے وہ تو سورۃ شفا ہے۔

آیت نمبر:58

* یہ چیز جو اللہ نے بھیجی اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

آیت نمبر:59

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے تم لوگوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لیے اتارا تھا اس میں سے تم نے خود ہی کسی کو حرام اور کسی کو حلال ٹھہرا لیا ان سے پوچھو اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی تھی یا تم نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا۔

آیت نمبر:60

* تو جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں ان کا کیا گمان ہے کہ قیامت کے روز ان کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا اللہ تو لوگوں پر مہربانی کی نظر رکھتا ہے مگر اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔

آیت نمبر:61

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم جس حال میں بھی ہوتے ہو اور قرآن میں سے جو کچھ بھی سناتے ہو اور اے لوگو تم جو کچھ بھی کرتے ہو اس سب کے دوران میں ہم تم کو دیکھ رہے ہوتے ہیں ہم تمہارے پاس ہوتے ہیں کوئی ذرہ برابر چیز آسمان اور زمین میں ایسی نہیں نہ چھوٹی نہ بڑی جو تیرے رب کی نظر سے پوشیدہ ہو اور ایک صاف دستے میں درج نہ ہو۔

آیت نمبر:62-63

* سن لو جو اللہ کے دوست ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا راستہ اختیار کیا۔ ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہو گا۔

دنیا میں وقتی خوف تو آئیں گے لیکن آخرت میں ان کے اوپر کوئی خوف و رنج نہیں ہو گا۔

حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی کتاب کی خاطر یا اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے چہرے قیامت کے دن بہت زیادہ روشن ہوں گے جب دوسرے چہرے خوفزدہ ہوں گے جب دوسرے لوگ غمگین اور پریشان ہوں گے تو ان کو کوئی فکر اور کوئی غم پریشانی نہیں ہو گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی۔

آیت نمبر:64

* دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لیے بشارت ہے اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

آیت نمبر:65

* اے نبی ﷺ جو باتیں یہ لوگ تجھ پر بناتے ہیں وہ آپ ﷺ کو رنجیدہ نہ کریں عزت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

آیت نمبر:66

* آگاہ رہو آسمان کے بسنے والے ہوں یا زمین کے سب کے سب اللہ کی مخلوق ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا اور دوسرے شریکوں کو پکار رہے ہیں وہ نرے وہم و گمان کے پیروکار ہیں اور محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

آیت نمبر:67

* وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں۔

آیت نمبر:68

* لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنالیا سبحان اللہ وہ پاک ہے ان باتوں سے وہ تو بے نیاز ہے آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے تمہارے پاس اس قول کے لیے آخر دلیل کیا ہے جو تم اللہ کے متعلق کر رہے ہو اور تم وہ باتیں کہتے ہو جو تمہارے علم میں نہیں ہیں۔

آیت نمبر:69

* اے محمد ان سے کہہ دیجیے جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پاسکتے۔

آیت نمبر:70

* دنیا کی چند روزہ زندگی کے مزے ہیں پھر سب کو ہماری طرف پلٹنا ہے پھر ہم اس کفر کے بدلے جس کا ارتکاب وہ کر رہے ہیں ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

آیت نمبر:71

* ان کو نوح علیہ السلام کا قصہ سنا دیجیے اس وقت کا قصہ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سنا سنا کر تمہیں غفلت سے بیدار کرنا نصیحت کرنا تمہارے لیے ناقابل

برداشت ہو گیا ہے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لے کر ایک متفقہ فیصلہ کر لو اور جو منصوبہ تمہارے پیش نظر ہو اس کو خوب سوچ سمجھ لو تاکہ اس کا کوئی پہلو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ نہ رہے پھر میرے خلاف اس کو عمل میں لے آؤ اور مجھے ہر گز مہلت نہ دو۔

آیت نمبر:72

* تم نے میری نصیحت سے منہ موڑا میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہیں ہوں میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود مسلم بن کر رہوں۔

آیت نمبر:73

* انہوں نے نوح کو جھٹلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور انہی کو زمین کا جانشین بنایا اور ان سب لوگوں کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا پس دیکھ لو جنھیں خبر دار کیا گیا تھا ان کا کیا انجام ہوا۔

آیت نمبر:74

* پھر نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے مختلف پیغمبروں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا اور وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر جس چیز کو انہوں نے پہلے جھٹلا دیا تھا اسے پھر مان کر نہ دیا اس طرح ہم حد سے گزر جانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

آیت نمبر:75

* پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی روشن نشانیوں کے ساتھ معجزوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے تکبر کیا وہ مجرم لوگ تھے.

آیت نمبر:76

* پس جب ہمارے پاس سے حق ان کے سامنے آیا تو انہوں نے کہہ دیا یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

پہلے خود معجزے مانگتے رہے جب معجزہ دکھایا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے۔

آیت نمبر:77

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم حق کو یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے سامنے آ گیا کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادو گر فلاح نہیں پایا کرتے۔

آیت نمبر:78

* انہوں نے جواب دیا کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اس طریقے سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور زمین میں بڑائی تم دونوں کی قائم ہو جائے تمہاری بات تو ہم ماننے والے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:79

* اور فرعون نے کہا کہ ہر ماہر فن جادو گر کو میرے پاس حاضر کرو

کہ جو جادو گر کے ماہر ہیں ان سب کو لے آؤ۔

آیت نمبر:80

* جب جادو گر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے پھینکو۔

آیت نمبر:81

* پھر جب انہوں نے اپنا جادو پھینکا تو موسیٰ نے کہا جو کچھ تم نے پھینکا ہے یہ تو نرا جادو ہے ابھی اسے باطل کیے دیتا ہوں مفسدوں کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا۔

آیت نمبر:82

* اور اللہ اپنے فرمانوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے چاہے مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

آیت نمبر:83

* پھر دیکھو کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس کی قوم میں سے چند نوجوانوں کے سوا کسی نے نہیں مانا فرعون کے ڈر سے اور خود اپنی قوم کے ڈر سے انہیں خوف تھا کہ فرعون ان کو عذاب میں مبتلا کر دے گا اور حقیقت یہ ہے کہ فرعون زمین میں غلبہ رکھتا تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو کسی حد پر نہیں رکتے تھے۔

بہت عذاب دینے والا تھا۔

آیت نمبر:84

* موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا لوگو اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر بھروسہ کرو اگر تم مسلمان ہو۔

آیت نمبر:85

* انہوں نے جواب دیا ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لیے فتنہ نہ بنا۔

آیت نمبر:86

* اور اپنی رحمت سے ہم کو کافروں سے نجات دے۔

تو موسیٰ علیہ السلام پہ جو ایمان لانے والے تھے انہوں نے دو کام کیے۔

ا۔ سب سے پہلے اللہ پہ بھروسہ کیا۔

۲۔ اور اس کے بعد اللہ سے دعا بھی مانگی۔

تو جو دعا ہے وہ بہت ضروری ہے وہ اسباب میں سے ہے اور اسباب کو ضرور اختیار کرنا چاہیے صرف اللہ پہ توکل کرنا اللہ پہ بھروسہ کر لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اپنی کوشش بھی ضرور کرنی چاہیے اور اسی میں سے ایک چیز دعا ہے۔ مومن جو ہے وہ ہر حال میں اللہ تعالی کے ساتھ رشتہ جوڑ کے رکھتا ہے اور اللہ سے دعا مانگتا ہے۔

آیت نمبر:87

* اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اور اس کے بھائی کو اشارہ کیا کہ شہر میں چند مکان اپنی قوم کے لیے معین کرو اور اپنے ان مکانوں کو قبلہ ٹھہرالو۔

جب ظالم حکومت ہو اور وہاں پہ عبادت کرنا مشکل ہو رہی ہو تو پھر اللہ تعالی نے سہولت بھی دی ہے دین ہمارا مشکل نہیں ہے۔ یہاں پہ اللہ تعالی نے سہولت دی ہے کہ اگر مساجد نہیں بنا سکتے تو گھروں کے اندر ہی عبادت خانے بنالو اور وہیں پہ نماز باجماعت ادا کرلو ابھی بھی ہم بہت سے یورپین کنٹریز میں دیکھتے ہیں کہ جہاں پہ اسپیشلی گنبد والی مسجد بنانا منع ہے تو وہاں پہ گھروں کے اندر ہی نماز باجماعت کا اہتمام ہوتا ہے اور اذان وغیرہ بھی ہوتی ہے۔

* اور اپنے ان مکانوں کو قبلہ ٹھہرالو اور نماز قائم کرو اور اہل ایمان کو خوشخبری دے دو۔

آیت نمبر:88

* موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور مال سے نواز رکھا ہے اے ہمارے رب کیا یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگوں کو تیرے رستے سے بھٹکائیں اے رب ان کے مال تباہ کر دے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر لگا دے کہ وہ کبھی ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

تو پھر اللہ تعالی نے ان کی یہ دعا بھی قبول کر لی کیونکہ انہوں نے بہت عرصہ ان سب کو فرعون کو اور ال فرعون کو اللہ کے راستہ کی ہدایت دی لیکن وہ نہیں مان رہے تھے۔

آیت نمبر:89

* اللہ تعالی نے جواب دیا تم دونوں کی دعا قبول ہو گئی ہے ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کے طریقوں کی ہر گز پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔

یہاں پہ دیکھیں کے انبیاء کو پیغمبروں کو ثابت قدمی کی نصیحت کی جارہی ہے تو ہمیں تو پھر ہر لمحہ دین پہ استقامت کی دعا اللہ سے کرتے رہنا چاہیے۔

آیت نمبر:90

* اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر سے گزروا لے گئے اور پھر فرعون اور اس کے لشکر ظلم اور زیادتی کی وجہ سے ان کے پیچھے چلے۔

جب بنی اسرائیل کو سمندر سے گزروایا تو فرعون بھی اپنا لشکر لے کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

* حتیٰ کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بول اٹھا میں ایمان لے آیا اس خدا پہ جو حقیقی ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔

اب جب عذاب دیکھ لیا تو اس نے بھی ایمان قبول کر لیا لیکن اس وقت کا ایمان فائدہ نہیں دیتا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جان حلق پر آجائے تب ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ

تین چیزیں جب ظاہر ہو جاتی ہیں اس کے بعد کسی شخص کے ایمان لانا کسی بھی عمل کا توبہ کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا اور تین نشانیاں کون سی ہیں؟

ا۔ جب سورج مغرب سے نکل آئے گا یہ قیامت کی ایک بہت بڑی نشانیوں میں سے ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت نزدیک آ لگے گی ۲۔ اسی طرح دجال کے آجانے کے بعد

۳۔ اور اسی طرح جب ایک زمین سے جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا یہ وہ جانور ہے جو اللہ کے دین کا کام کرے گا۔

تو ان نشانیوں کے آجانے کے بعد پھر ایمان لانے والوں کو ان کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔

آیت نمبر:91

* اللہ نے جواب دیا اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تُو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

آیت نمبر:92

* اب تو ہم صرف تیری لاش ہی کو بچائیں گے تا کہ تو بعد کی نسلوں کے لیے نشان عبرت بنے۔

تو اب مصر کے عجائب گھر میں لاش پڑی ہوئی ہے فرعون کی۔ پہلے فرانس لے جائی گئی پھر وہاں پہ کچھ سائنسدانوں نے فرعون کی لاش کو محفوظ کرنے کے لیے بہت زیادہ کام کیا اور اس میں ایک سائنسدان ڈاکٹر تھے فرانسیسی ڈاکٹر Maurice Bucaille انہوں نے جب قرآن پاک میں فرعون کے بارے میں آیات پڑھیں تو انہیں حق نظر آ گیا اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

تو یہ ہیں اللہ تعالی کے سچے لوگ جو جیسے ہی قرآن پاک کی کچھ آیات بھی دیکھتے پڑھتے اور ان پہ غور و فکر کرتے ہیں تو ان کے سامنے حق نمایاں ہو جاتا ہے اور وہ فوراً اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

* اب تو ہم صرف تیری لاش ہی کو بچائیں گے تا کہ تو باقی نسلوں کے لیے نشان عبرت بنے اگرچہ بہت سے انسان ایسے ہیں جو ہماری نشانیوں سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:93

* ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانہ دیا اور نہایت عمدہ وسائل زندگی انہیں عطا کئے پھر انہوں نے باہم اختلاف نہیں کیا مگر صرف ان لوگوں نے جن کے پاس علم آچکا تھا (تو جو عالم تھے وہی اختلاف کرنے لگ گئے) یقیناً تیرا رب قیامت کے روز ان کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔

آیت نمبر:94

* اب اگر تجھے اس ہدایت کی طرف سے کچھ بھی شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو پہلے سے کتاب پڑھ رہے ہیں (یعنی جو پہلے سے تورات پڑھ رہے ہیں) فی الواقعہ یہ تیرے پاس حق ہی ہے تیرے رب کی طرف سے لہٰذا تم شک کرنے والوں میں سے ہر گز نہ ہونا۔

آیت نمبر:95

* اور ان لوگوں میں نہ شامل ہونا جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا ہے ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

آیت نمبر:96

* حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں پر تیرے رب کا قول راست آگیا تیرے رب کی بات ثابت ہو چکی وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

آیت نمبر:97

* ان کے سامنے خواہ کوئی نشانی آجائے وہ کبھی ایمان نہیں لا کر دیتے جب تک کہ دردناک عذاب سامنے نہ دیکھ لیں۔

آیت نمبر:98

* پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ کوئی بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے فائدہ مند ثابت ہوا ہو سوائے یونس علیہ السلام کی قوم کے۔

کہ اس کی تو نظیر نہیں ملتی یونس علیہ السلام کی قوم نے جب عذاب دیکھا تو وہ سب ایمان لے آئے اور ان کا ایمان مقبول بھی ہو گیا قبول بھی ہو گیا کس وجہ سے کیونکہ یونس علیہ السلام وقت سے پہلے ہی اللہ کے حکم کے بغیر ہی اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے تو ابھی ان کی قوم کا وقت پورا نہیں ہوا تھا اس لیے انہوں نے جب عذاب دیکھا تو ایمان لے آئے تو اللہ تعالی نے ان کے ایمان کو قبول کر لیا ان کے سوا کوئی دوسری قوم ایسی نہیں ہے کہ جو عذاب دیکھ چکنے کے بعد ایمان لائی ہو اور اللہ تعالی نے ان کے ایمان کو قبول کیا ہو۔

* وہ قوم جب ایمان لے آئی تھی تو البتہ ہم نے اس پر سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ٹال دیا تھا اور اس کو ایک مدت تک زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے دیا تھا۔

آیت نمبر:99

* اب تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی کہ اس زمین میں سب مومن ہوں تو سارے اہل زمین ایمان لے آتے۔

اگر اللہ یہ بات چاہے تو سارے کے سارے لوگ ہی ایمان لے آئیں۔

* پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں۔

آیت نمبر:100

* کوئی نفس اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ ان پر گندگی ڈال دیتا ہے۔

کفر کی گندگی، نفاق کی گندگی، گناہوں کی گندگی۔۔۔۔

آیت نمبر:101

* ان سے کہو زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسے آنکھیں کھول کر دیکھو اور جو لوگ ایمان لاتے ہی نہیں ان کے لیے نشانیاں اور ڈراوے کیا یہ سب ڈراوے ان کو فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

جو ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ان کو یہ نشانیاں نظر ہی نہیں آتیں وہ چاہے جتنی بھی انکھیں کھول لیں جب تک ان کے دل کی آنکھیں نہیں کھلیں گی ان کو یہ ڈراوے فائدہ مند نہیں ہو سکتے۔

آیت نمبر:102

* اب یہ لوگ اس کے سوا اور کس چیز کے منتظر ہیں کہ وہی برے دن دیکھیں جو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ دیکھ چکے (جیسے پرانی قوموں پہ عذاب آئے فرعون کی قوم پہ) ان سے کہو اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

آیت نمبر:103

* پھر جب ایسا وقت آتا ہے تو ہم اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو بچا لیا کرتے ہیں جو ایمان لائے ہوں (یعنی جب عذاب کا وقت آتا ہے تو رسول اور مومنین بچا لیے جاتے ہیں) یہی ہمارا طریقہ ہے یہی حق ہے ہم پر کہ ہم مومنوں کو بچا لیں۔

آیت نمبر:104

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے کہ لوگوں اگر تم ابھی تک میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو سن لو تم اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو میں ان کی بندگی نہیں کرتا بلکہ صرف اللہ کی بندگی میں کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری موت ہے اور میری موت ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔

آیت نمبر:105

* اور مجھ سے فرمایا گیا ہے کہ یکسو ہو کر اپنے آپ کو ٹھیک اسی دین پر قائم۔رکھوں اور ہرگز ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤں۔

آیت نمبر:106

* اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکاروں جو نہ فائدہ دے سکتی ہے اور نہ نقصان اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً وہ ظالموں میں سے ہو گا۔

آیت نمبر:107

* اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال سکے اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کر لے۔

یعنی اللہ تعالی کسی بھلائی کا ارادہ کر لے کسی انسان کے لیے۔۔

* تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔

یہ عقیدہ اتنا خوبصورت ہے کہ انسان کو سارے غم اور فکروں سے نجات دے دیتے ہیں کہ اگر اللہ نے بھلائی کرنی ہے ہمارے ساتھ تو پوری دنیا اس کو روک نہیں سکتی۔

* وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت نمبر:108

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آچکا قرآن آچکا ہے ہدایت آچکی اب جو سیدھی راہ اختیار کرے تو اس کی ہدایت کے لیے یہی بات مفید ہے اور جو گمراہ رہے اس کی گمراہی اسی کے لیے تباہ کن ہے اور میں تمہارے اوپر کوئی وکیل نہیں ہوں۔

آیت نمبر:109

* اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم اس ہدایت کی پیروی کیے جاؤ جو تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجی جارہی ہے اور صبر کرو۔

اللہ کے احکامات کی اطاعت کے اوپر صبر بہت ضروری ہے۔ صبر کے بغیر انسان پیروی ہی نہیں کر سکتا اللہ کی احکامات کی۔

* اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اے اللہ تعالی ہم پر اپنا فضل کر اور ہم سے درگزر فرما اور ہم پہ رحم فرما۔۔

آمین یارب العالمین

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)